جانشین (اس کا بیٹا) خان ولی (دور اقتدار : ۱۷۸۱ء - ۱۸۱۷ء) اپنے لشکر میں اتحاد بر قرار رکھنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ خان ولی کا اقتدار (روسی تحفظ کے سائے میں) صرف انتہائی شمال کے علاقوں تک محدود رہا۔ لشکر میانہ کے نیمان قبائل نے ابوالغازی کو اپنا سربراہ نامزد کیا جو اپنا اقتدار بر قرار رکھنے کے لئے چینی حمایت کا خواستگار ہوا۔ ابو الغازی کی وفات (تاریخ معلوم نہیں) کے بعد سلطان برک کا بیٹا خان خوجہ لشکر میانہ کے اس حصے کا سربراہ منتخب کیا گیا۔ لشکر میانہ کے انتہائی جنوبی علاقوں پر لشکر بزرگ نے اپنی عملداری قائم کی۔ لشکر بزرگ بھی چینی بالادستی قبول کئے ہوئے تھا۔ چنانچہ خان ولی کے عہد میں روسیوں کے تسلط میں سابقہ خان ابلائی کے زیر اقتدار لشکر میانہ کے علاقہ کا صرف پچیس فیصد علاقہ رہ گیا تھا جس پر خان ولی روسیوں کی حمایت سے حکمران تھا۔ خان ولی اپنے لشکر میں کمزور حیثیت کی بنا پر لشکر بزرگ اور لشکر کوچک کے خانوں اور سلطانوں سے الجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ اس لئے اس نے دونوں لشکروں کے ساتھ بہتر تعلقات کے قیام کو اپنی ترجیحات میں رکھا۔ ۱۷۹۳ء میں روسیوں کے ساتھ اختلافات پیدا ہو جانے کے بعد خان ولی نے اپنے باپ کی سیاست اپناتے ہوئے چینیوں کی طرف دست تعاون دراز کیا۔ خان ولی کی اس تدبیراتی چال کے جواب میں روس نے (لشکر میانہ میں شامل) اس کے مخالف قبائل کی طرف سے روسی رعایا بننے کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ چونکہ خان ولی اپنے لشکر میں مقبولیت حاصل نہیں کر سکا اس لئے اس چالبازی کے باوجود وہ برتر روسی طاقت کو اپنے لشکر کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رکھنے میں قطعاً ناکام رہا۔ اٹھارویں صدی کے اواخر تک وہ قوت و اقتدار کے تمام مظاہر کھو چکا تھا۔ لشکر میانہ کے جس حصے (شمال میں روسی قلعہ ہدیوں کے قرب و جوار میں) پر اس کی برائے نام سیادت تھی وہاں بھی اقتدار کے حصول کے لئے اندرونی کشمکش جاری تھی۔

لشکر میانہ میں استعماری روس کی سول انتظامیہ کے عمل دخل کا آغاز

روسی حکام نے لشکر میانہ کے ان اندرونی اختلافات کے تصفیے کے بہانے پیٹر وپاولسک میں روسیوں اور قازقوں پر مشتمل ایک کمیشن کی تشکیل کا اعلان کیا۔ اس کمیشن کی تشکیل کو روسیوں کی طرف سے لشکر میانہ کے علاقوں کو روس میں ضم کرنے کی پہلی باقاعدہ کوشش کا نام دیا جا سکتا ہے۔ لشکر میانہ کے قازق بھی اپنے اندرونی اختلافات کے باوجود اس حقیقت کا ادراک رکھتے تھے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قازقوں نے اپنے اختلافات اور جھگڑوں کے تصفیے کے لئے کبھی بھی اس کمیشن کی طرف رجوع نہیں کیا۔

۱۸۰۶ء میں خان ولی کی طرف سے مختصر عرصے کے لئے چینی علاقوں کی طرف ہجرت

کے بعد ہی اس کمیشن کو لشکر میانہ کے قازقوں کے معاملات میں مداخلت کا موقعہ ملا۔ کمیشن نے زار الیگزنڈر کے فرمان کی روشنی میں (سلطان برک کے بیٹے) بوکے خان (Bukei) کو خان ولی کے ساتھ لشکر میانہ کی مشترکہ حکمرانی کے لئے نامزد کیا۔ خان ولی ۱۸۱۷ء میں فوت ہوگیا جب کہ اس کا نیا شریک اقتدار خان بوکے ۱۸۱۸ء میں جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ ان دونوں کی وفات کے بعد لشکر میانہ میں خان کا عہد اختتام پذیر ہوگیا[۲۱]۔ روسیوں نے ان دونوں کی وفات کے بعد لشکر میانہ کی حکمرانی کے لئے علاقائی تقسیم کی بجائے قبائلی تقسیم کی بنیاد پر منتظم سلاطین (sultan administrators) کا نظام رائج کیا۔ اس نظام کو سائبیریا کے گورنر جنرل کے جاری کردہ ''رولز آن دی سائبیرین کرگیز'' (Rules on the Siberian Kirgiz) کے تحت لاگو کیا گیا۔ جو ۲۲ جون ۱۸۲۲ء سے نافذ ہوئے[۲۲]۔ ان قواعد یا ضوابط کے نفاذ کا مقصد اختیارات کی لامرکزیت اور اول (۱۵ خاندانوں پر مشتمل یونٹ) کی سطح تک کے سرداروں کو اقتدار میں شریک کرنے کے ذریعے قازق سماج میں تقسیم کے بیج بونا تھا۔ دس سے بارہ اولوں پر مشتمل وولوسٹ (تحصیل ؟) پر منگول نسل کے قازق سلطانوں کو حکمرانی کا اختیار دیا گیا۔ بیس سے پچیس وولوسٹ پر مشتمل اوکروگ (ضلع ؟) پر پریکاز (Prikaz) کمیٹی کو حکمرانی کا حق دیا گیا۔ اس کمیٹی کا سربراہ عموماً منگول نسل کا قازق سلطان ہوا کرتا تھا۔ اور اس میں عموماً سائبیریا (اومسک ؟) کی حکومت کے دو نامزد نمائندے اور دو قازق منتخب نمائندے شامل ہوتے تھے۔ اس نظام کے تحت اخلاقی جرائم کے مقدمات کی سماعت کا اختیار روسی فوجی عدالتوں کو دیا گیا جب کہ سول مقدمات کی پیروی قازق عدالتوں کے سپرد کی گئی[۲۳]۔

لشکر بزرگ روسی سامراج کے حصار میں

انیسویں صدی کے نصف اول کے بعد روسیوں کی وسطی ایشیا کی طرف پیش قدمی کا پہلا مرحلہ قازقوں کے لشکر بزرگ کے علاقوں پر قبضہ مستحکم کرنا تھا۔ لشکر بزرگ (Great Horde) کا علاقہ آج کے قازقستان کا مشرقی (سیر دریا کا) علاقہ تھا[۲۴]۔ اٹھارویں صدی کی چوتھی دہائی میں جب لشکر کوچک (Small Horde) اور لشکر میانہ (Middle Horde) پر روسی تسلط قائم کیا گیا تو لشکر بزرگ کا وہ حصہ بھی جو نقل مکانی کر کے لشکر کوچک کے خان ابوالخیر (ابوالخیر کا بیٹا) کی ماتحتی میں آگیا تھا سینٹ پیٹرزبرگ کے زیر نگیں ہوگیا تھا۔ تاہم لشکر بزرگ کے اکثر قبائل سلطنت جنگاریا[۲۵] کے کنٹرول میں تھے۔ جب ۱۷۵۶ء میں چینیوں نے جنگار سلطنت کو شکست سے دوچار کیا تو قازقوں کے لشکر بزرگ پر نئے وسیع و عریض